

رہے تو اڑنے اور جدوجہد کرنے کا سوال ہی نہ رہا۔ اس طرح آرزو کے گل افسردہ و بے جان ہو گئی۔ جب محرک کا لا ختم ہو گیا تو کامل آرام نصیب ہوا۔

۱۔ لغات ۔

کار گاہِ بستی میں لالہ داغ ساماں ہے	کار گاہِ بستی : دنیا کا
برق خرمینِ راحتِ خونِ گرم و ہماں ہے	کارخانہ یعنی دنیا۔
غنچہ تا شگفتن ہا، برگِ عافیت معلوم!	شرح : خود مرزا
با وجود دلچسپی، خوابِ گل پریشاں ہے	غالب نے ان غنیوں کی
ہم سے رنج بے تابی کس طرح اٹھایا جائے	شرح اپنے شاگرد مولوی
داغِ پشتِ دستِ عجزِ شعلہ خیز بہ دندان ہے	محمد عبدالرزاق شاکر کو لکھی
	تھی، وہی یہاں درج کی
	جاتی ہے۔

”داغ ساماں مثل انجم انجمن، وہ شخص کہ داغ جس کا سرمایہ و سامان ہو، موجودیتِ لالے کی منحصر نمائشِ داغ پر ہے، ورنہ رنگ تو اور پھولوں کا بھی لال ہوتا ہے۔ بعد اس کے یہ سمجھ لیجیے کہ پھول درخت یا غلہ، جو کچھ بویا جاتا ہے، دہقان کو جوتنے، لونے، پانی دینے میں مشقت کرنی پڑتی ہے اور ریاضت میں لوگ گرم ہو جاتا ہے مقصود شاعر کا یہ ہے کہ وجودِ محض رنج و عناء ہے۔ مزارع کا وہ لہو، جو کشت و کار میں گرم ہوا ہے، وہی لالے کی راحت کے خرمین کے لیے برق ہے۔ حاصلِ موجودیتِ داغ، داغِ مخالفِ راحت اور صورتِ رنج۔“

مطلب یہ ہے کہ دنیا میں لالے کا سرمایہ و سامان داغ ہے، یعنی بستی